4 مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

4.1 مالیاتی سرگرمیاں

وزارت خزانہ کے اعداد و شمار کے مطابق مالی سال 14ء کی دوسری سہ ماہی میں بھی مالیاتی اظہاریوں میں بہتری کا سلسلہ جاری رہا، مالی سال کی پہلی ششماہی کا مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کا 2.1 فیصد رہا جو چار سال کی پست ترین سطح ہے (**شکل 4.1**)۔ یہ گذشتہ چار سال کے اوسط خسارے سے بھی کم ہے۔[1] مزید حوصلہ افزا بات یہ ہے کہ چار سال بعد ایسا پہلی بار ہوا ہے کہ پہلی ششماہی میں بنیادی توازن فاضل رقم ظاہر کر رہا ہے۔

شکل 4.1: مالیاتی خسارہ

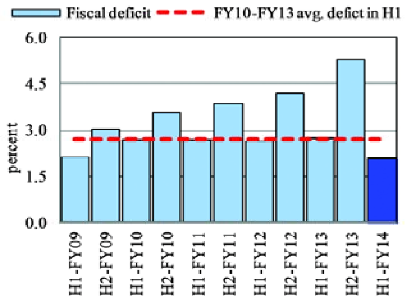

Source: Ministry of Finance

اس بہتری کا سبب یہ ہے کہ اخراجات میں کمی لائی گئی ہے اور محاصل بڑھے ہیں (**جدول 4.1**)۔ یہ بات پریشان کن ہے کہ ترقیاتی اخراجات مس 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران تیزی سے یعنی 10.5 فیصد گر گئے حالانکہ گذشتہ سال اسی عرصے کے دوران ان میں 19.5 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ سرکاری شعبے کے صوبائی اور وفاقی ترقیاتی پروگرام دونوں اس کمی کا سبب بنے۔ تاہم کم زر اعانت نے اخراجات جاریہ میں بھی سست روی پیدا کی۔

جہاں تک محاصل کا تعلق ہے، ایف بی آر کی ٹیکس وصولیاں مس 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 16.8 فیصد بڑھ گئیں جو گذشتہ سال کے اسی عرصے میں صرف 4.5 فیصد بڑھ پائی تھیں جس کا بنیادی سبب ٹیکس کی شرح میں اضافہ اور معیشت میں عمومی قیمتوں میں ہونے والا اضافہ تھا۔ تاہم ہمارے تخمینے کے مطابق رواں مالی سال پہلی ششماہی میں ایف بی آر کی وصولیاں نصف سال کے ہدف سے تقریباً 80 ارب روپے کم رہی ہیں اور مالی سال کا مقررہ ہدف پورا کرنے کے لیے اسے دوسری ششماہی میں وصولیوں میں 36.6 فیصد نمو لانی ہوگی۔ محاصل کی وصولی کا رجحان دیکھتے ہوئے اور اب تک کی گئی ٹیکس اصلاحات کے پیش نظر یہ ایک دشوار کام ہے۔[2]

میزانیے کا عدم توازن دور کرنے کے لیے حکومت نے مس 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران زیادہ تر ملکی بینکوں پر انحصار کیا (**جدول 4.2**)۔[3] اس

1 مس 14ء کی پہلی ششماہی میں مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کا 2.1 فیصد تھا جبکہ 4 سالہ اوسط 2.6 فیصد ہے۔

2 ایف بی آر کے محاصل گذشتہ پانچ سال کے دوران دوسری ششماہی میں اوسطاً 13.4 فیصد کی سال بسال نمو حاصل کر سکے۔

3 یہ اعداد جدول **3.1** میں دیے گئے سرکاری قرض گیری کے اعداد و شمار کے مطابق نہیں ہیں، سبب یہ ہے کہ وزارت خزانہ سرکاری قرض گیری کو نقد بنیاد پر بتاتی ہے جبکہ اسٹیٹ بینک کا زری سروے واجب الوصول (accrual) بنیاد پر مرتب کیا جاتا ہے۔

عرصے کے دوران سرکاری قرضے کا حجم 996.9 ارب روپے بڑھ گیا، تاہم یہ سارا اضافہ پہلی سہ ماہی کے دوران ہوا جبکہ دوسری سہ ماہی میں سرکاری قرضے میں معمولی کمی دیکھی گئی۔ مالیاتی خسارے میں تخفیف اس کا سبب ہوسکتی ہے۔ نیز، آئی ایم ایف کو ادائیگیوں، اور شرح مبادلہ میں سازگار تبدیلیوں سے بھی سرکاری بیرونی قرضے کی صورتِ حال بہتر ہوئی۔[4]

سرکاری قرضے میں معمولی کمی سے قطع نظر، قلیل مدتی (یعنی تین ماہی) تمسکات کی طرف نمایاں منتقلی سے پاکستان کے سرکاری قرضے کے خاکۂ عرصیت پر سخت تشویش کا اظہار ہوتا ہے۔[5] قلیل مدتی قرضے پر حد سے زیادہ انحصار ملک کی قرض واپسی کی صلاحیت میں کمزوری بڑھنے کا اظہار ہے جو شرح سود میں ناسازگار ردّوبدل تک جاسکتی ہے کیونکہ بیشتر قرضہ تین ماہ کے اندر لوٹانا ہوگا۔ بہرحال یہ رجحان بعد کی سہ ماہی میں بہتر ہوا ہے۔

م س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران پیش رفت سے پتہ چلتا ہے کہ زراعانت میں کٹوتی، اور ٹیکس شرحوں میں اضافے سے مالیاتی خسارے میں مطلوبہ کمی فی الحال حاصل کرلی گئی ہے، تاہم ہم سمجھتے ہیں کہ ملک کی مالیاتی صورتحال میں پائیدار بہتری کے لیے وسیع دائرے میں اصلاحات درکار ہیں جو

جدول4.1: پہلی ششماہی میں مالیاتی سرگرمیوں کا خلاصہ

ارب روپے، نمو فیصد میں

	مطلق		سال بسال نمو	
	م س13ء	م س14ء	م س13ء	م س14ء
الف۔محاصل	1,461.8	1,684.5	28.8	15.2
ٹیکس محاصل	1,012.7	1,172.0	12.0	15.7
او/ڈبلیوایف بی آر کے محاصل	883.2	1,031.4	4.5	16.8
غیرٹیکس	449.1	512.5	94.7	14.1
ب۔اخراجات	2,086.5	2,224.7	25.1	6.6
جاری	1,721.7	1,887.6	23.1	9.6
ترقیاتی	272.1	243.5	19.5	-10.5
خالص قرض گاری	5.7	82.7	72.0	N-A
شماریاتی فرق	87.0	11.0	لاگونہیں ہوتا	-87.4
مجموعی خسارہ (الف-ب)	624.7	540.1	17.3	-13.5
خسارہ بلحاظ جی ڈی پی فیصد1				
مالیاتی	-2.7	-2.1		
محاصل	-1.1	-0.8		
بنیادی	-0.3	0.2		

1 مالی سال13ء کے لیے مالیاتی خسارے کو جی ڈی پی کی نئی اساس سے اخذ کیا جاتا ہے۔

ماخذ: وزارت خزانہ

جدول4.2: پہلی ششماہی میں مالیاتی خسارے کی مالکاری

ارب روپے

	م س13ء	م س14ء
کل	624.7	540.1
بیرونی	-1.4	-43.5
ملکی	626.1	583.6
بینک	557.9	483.3
غیر بینک	68.1	100.3

ماخذ: وزارت خزانہ

4 م س14ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران امریکی ڈالر کے مقابلے میں جاپانی ین کی قدر 6.8 فیصد گرنے سے تبادلے کا فائدہ ہوا جس سے اس عرصے کے دوران بیرونی سرکاری قرضے کا حجم 78.9 ارب روپے کم ہوگیا۔ نیز، م س14ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران پاکستانی روپے کی قدر بڑھنے سے مزید فائدہ یہ ہوا کہ بیرونی سرکاری قرضے کی روپے میں مالیت اس عرصے کے دوران 16.2 ارب روپے کم ہوگئی۔

5 دسمبر 2013ء کے خاتمے پر ملکی سرکاری قرضے میں 3 ماہی ٹی بلوں کا حصہ بڑھ کر 19.5 فیصد ہوگیا جبکہ جون 2013ء کے خاتمے پر یہ محض 1.8 فیصد تھا۔ اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ کے حوالے سے غیر یقینی کیفیت کی بناپر بینک ششماہی اور بارہ ماہی تمسکات میں سرمایہ لگانے سے گریز کرتے رہے اور م س14ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران سہ ماہی تمسکات پر ان کی توجہ رہی۔

درج ذیل مسائل سے نمٹ سکیں: (i) ٹیکس وصولی میں مستحکم اضافے کی غرض سے ٹیکس نیٹ میں وسعت درکار ہے جس کے لیے مستثنیات ختم کرنا ہوں گی،[6] (ii) بجلی پر زراعانت کو بتدریج ختم کرنا اگرچہ فوری طور پر ضروری ہے تاہم اس کے ساتھ ساتھ بجلی کے شعبے میں جامع اصلاحات شروع کرنے کی بھی ضرورت ہے تاکہ گردشی قرضہ پھر سے اکٹھا نہ ہوسکے، (iii) خسارے میں جانے والے سرکاری شعبے کے اداروں کی طرف سے دیے جانے والے بوجھ میں معقول کمی کے لیے لازمی ہے کہ ان اداروں کی ترجیحاً تنظیم نو کی جائے اور ان میں مزید سرمایہ نہ لگایا جائے،[7] (iv) ترقیاتی اخراجات میں کٹوتی کرتے ہوئے مالیاتی کفایت شعاری کوئی پسندیدہ راستہ نہیں، یہ نمو کو مزید پست کرے گی جس سے قرضے میں کمی لانے کی کوششیں بے اثر ہوجائیں گی،[8] (v) ملکی قرضے کے خاکۂ عرصیت کو پھر سے متوازن بنانا ہوگا تاکہ شرح سود اور اجرائے ثانی کا خطرہ کم کیا جائے، اور قرضے کی واپسی کا بوجھ تقسیم کردیا جائے، اور (vi) قومی بچت اسکیموں میں عوام کی پھر سے دلچسپی پیدا کی جائے اور انہیں زیادہ موثر بنایا جائے۔

بحیثیت مجموعی ہم اپنے اس موقف کا اعادہ کرتے ہیں کہ پورے سال کی مالیاتی کارکردگی کا انحصار زراعانت اور بجلی کے شعبے میں گردشی قرضے کی پھر سے ادائیگی کی ممکنہ ضرورت پر، ایف بی آر کی کارکردگی پر، اتحادی سپورٹ فنڈ کی آمد اور تھری جی لائسنسوں کی نیلامی سے رقوم پر ہوگا۔ عام طور پر میزانی خسارے سال کی دوسری ششماہی میں تیزی سے بڑھ جاتے ہیں، ہمارے تجزیے کے مطابق اگر مالیاتی حکام مس14ء کی دوسری ششماہی میں خسارہ گذشتہ چار سال کی سطح تک محدود رکھنے میں کامیاب رہے (بطور جی ڈی پی فیصد)، تو خسارہ ہدف یعنی 6 سے 7 فیصد جی ڈی پی سے نہیں بڑھے گا۔

4.2 محاصل

ایف بی آر ٹیکس

مس14ء کے میزانیے میں ٹیکس شرحیں بڑھانے کا اعلان کیا گیا جس سے ایف بی آر کو مس14ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹیکس وصولی بہتر بنانے میں مدد ملی۔[9] بالخصوص ایف بی آر کی جانب سے ٹیکس وصولی پہلی ششماہی کے دوران سال بسال 16.8 فیصد بڑھ گئی جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں 4.5 فیصد جیسی معمولی نمو ہوئی تھی (**جدول 4.3**)۔ زیر جائزہ عرصے کے دوران ٹیکس وصولی میں ہونے والے اضافے کا تقریباً دو تہائی حصہ سیلز ٹیکس سے آیا۔ یہ واحد زمرہ تھا جو اپنے ششماہی ہدف سے بھی آگے نکل گیا اور اس کا سبب ملکی مصنوعات اور درآمدات کی فروخت سے حاصل ہونے والا ٹیکس تھا۔ پیٹرولیم مصنوعات، کھاد، اور سیمنٹ ایسی اشیا تھیں جن کی ملکی فروخت نے زیادہ تر اضافی ٹیکس لانے میں مدد دی جبکہ

6 تاہم مثبت بات یہ ہے کہ حکومت نے ٹیکس نیٹ وسیع کرنے کی ضرورت کو سمجھتے ہوئے ایک کمیٹی بنائی ہے جو ٹیکس سے بعض مستثنیات کو بتدریج ختم کرنے کی حکمت عملی وضع کرے گی۔

7 حکومت نے 31 سرکاری اداروں کے اسٹریٹجک منصوبے بنا کر ایک بینچ مارک حاصل کرلیا ہے۔

8 قرضے کی حرکیات کے بعض اہم عوامل گرانی، شرح سود، اور اسٹاک کے بہاؤ میں مطابقت ہیں، تاہم تاریخی لحاظ سے 1980ء کی دہائی سے ترقی یافتہ ملکوں میں قرضوں کی بڑی معکوسیت (debt reversal) کے 26 واقعات میں اہم عوامل پیداواری نمو اور مالیاتی ایڈجسٹمنٹ تھے۔ ماخذ: Abbas S. Ali, Akitoby Bernardin, Andritzky Jochen, Berger Helge, Komatsuzaki Takuji, and Tyson Justin (2013), " Dealing with High debt in an Era of Low Growth", IMF Discussion Note IMF SDN/13/07

9 تفصیل کے لیے دیکھئے اسٹیٹ بینک کی پہلی سہ ماہی رپورٹ برائے مس14ء کا باکس **4.1**۔

جدول 4.3: پہلی ششماہی میں ایف بی آر کی ٹیکس وصولیاں (عبوری)

ارب روپے

	اصل		فیصد نمو		مس14ء ہدف		ہدف کا حاصل کردہ فیصد	
	مس13ء	مس14ء	مس13ء	مس14ء	پہلی ششماہی1	کل	پہلی ششماہی	کل
الف۔ درآمدات پر ٹیکس	317.7	356.8	3.0	12.3	374.0	800.0	95.4	44.6
سیلز ٹیکس	209.7	246.7	-2.1	17.6	239.0	500.0	103.2	49.3
کسٹم ڈیوٹی	108.0	110.1	14.6	2.0	134.9	300.0	81.6	36.7
ب۔ ملکی کاروبار پر ٹیکس	234.1	292.7	4.8	25.0	323.4	715.0	90.4	40.9
سیلز ٹیکس	182.4	235.0	6.4	28.8	233.7	513.0	100.5	45.8
ایف ای ڈی	51.7	57.7	-0.5	11.5	89.7	202.0	63.8	28.5
ج۔ مجموعی بالواسطہ ٹیکس (الف+ب)	551.8	649.4	3.8	17.7	697.4	1,515.0	93.1	42.9
د۔ بلاواسطہ ٹیکس	331.3	382.0	5.9	15.3	413.0	960.0	92.5	39.8
مجموعی ٹیکس وصولی (ج+د)	883.2	1,031.4	4.5	16.8	1,110.3	2,475.0	92.9	41.7

الف۔ بینک دولت پاکستان کے اندرونی تخمینے، گذشتہ پانچ برسوں میں ایف بی آر کی کارکردگی پر مبنی

ماخذ: وزارت خزانہ

درآمدات پر جنرل سیلز ٹیکس سے بلند وصولی میں پیٹرولیم مصنوعات، مشینری اور کھاد کی درآمد بڑھنے کا کردار تھا۔ تاہم اس عرصے کے دوران کسٹم ڈیوٹیوں میں سست روی سے اضافہ ہوا۔

مس14ء کی پہلی ششماہی کے دوران براہ راست ٹیکسوں سے محاصل 15.3 فیصد بڑھے جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں 5.9 فیصد بڑھے تھے۔ نیز ایف بی آر کے ٹیکسوں میں مجموعی اضافے کا لگ بھگ ایک تہائی براہ راست ٹیکسوں سے آیا۔ اس اضافے کی بڑی وجہ درآمدات پر ودہولڈنگ ٹیکس وصولی، ٹیلی فون بلوں کا بڑھنا اور شرحیں بڑھنے سے تنخواہوں میں ہونے والا اضافہ تھا۔[10]

غیر ٹیکس محاصل

مس14ء کی پہلی ششماہی کے دوران غیر ٹیکس محاصل میں نمو گذشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں تیزی سے کم ہوئی۔ اس عرصے میں اتحادی سپورٹ فنڈ گذشتہ سال کی پہلی ششماہی کی نسبت کم ملا جس سے غیر ٹیکس محاصل میں سال بسال کمی آگئی۔[11]

4.3 اخراجات

جیسا کہ پہلے ذکر آچکا ہے، مالیاتی اخراجات کی رفتار گذشتہ سال کی پہلی ششماہی کی نسبت مس14ء کی پہلی ششماہی میں سست ہوگئی۔ اس کی وجہ ترقیاتی اخراجات میں تخفیف اور اخراجاتِ جاریہ کی نمو میں کمی تھی (**جدول 4.4**)۔

10 موبائل فون صارفین اور پری پیڈ کارڈ کے صارفین پر ودہولڈنگ ٹیکس کی جو شرح مس13ء کے میزانیے میں 10 فیصد تھی اسے مس14ء کے میزانیے میں 15 فیصد کردیا گیا۔

11 مس14 کی پہلی ششماہی میں اتحادی سپورٹ فنڈ کے 34 ارب روپے موصول ہوئے جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے میں 172 ارب روپے ملے تھے۔

جدول 4.4: پہلی ششماہی میں مالیاتی اخراجات

ارب روپے، نمو فیصد میں

			سال بسال نمو	
	م س13ء	م س14ء	م س13ء	م س14ء
جاری اخراجات	1,721.7	1,887.6	23.1	9.6
جس میں				
سودی ادائیگی	552.6	597.7	39.1	8.2
ملکی	508.0	559.3	39.7	10.1
بیرونی	44.6	38.4	32.6	-13.9
زراعانت	166.0	136.0	دستیاب نہیں	-18.1
دفاع	256.6	295.3	5.5	15.1
صوبے	476.1	541.4	3.9	14.2
دیگر	278.1	323.9	13.2	16.5
ترقیاتی اخراجات وخالص قرض گاری	277.8	326.2	20.3	17.4
ترقیاتی	272.1	243.5	19.5	-10.5
۔وفاقی	149.6	149.5	8.2	-0.1
۔صوبائی	122.5	94.0	37.0	-23.3
خالص قرض گاری	5.7	82.7	72.0	دستیاب نہیں
شماریاتی فرق	87.0	11.0	دستیاب نہیں	-87.4
کل	2,086.5	2,224.7	25.1	6.6

ماخذ: وزارت خزانہ

م س14ء کی پہلی ششماہی کے دوران کم اخراجاتِ جاریہ کی وجوہات قرضہ واپسی اور زراعانت کی نمو میں کمی تھیں۔[12] تاہم دوسری سہ ماہی کے دوران قرضہ واپسی کی رقم میں نمایاں اضافہ ہوا جس کا اہم سبب ملکی قرضے کی ادائیگی میں ہونے والا اضافہ تھا۔[13]

بجلی پر زراعانت کم کرنے کے ساتھ ساتھ بجلی کے شعبے میں قابلِ ادائیگی رقوم پھر سے اکٹھی ہونا شروع ہوگئیں۔[14] اس سے یہ تشویش پیدا ہوتی ہے کہ مالیاتی کھاتے میں آنے والی بہتری پائیدار نہیں۔ اکتوبر 2013ء میں رہائشی اور زرعی صارفین کے لیے بجلی کے نرخوں میں معقولیت لانا بجلی کے شعبے پر سے مالیاتی بوجھ ہٹانے کی طرف اگرچہ ایک اہم اقدام ہے، تاہم اس شعبے میں ضرورت بہت سی وسیع البنیاد اصلاحات متعارف کرانے کی ہے، تاکہ ترسیلی اور تقسیمی ضیاع کو کم کیا جائے، بلوں کی وصولی میں بہتری لائی جائے، اور زراعانت کا اپنے مقصد کو پورا کرنا یقینی بنایا جائے۔ اس تناظر میں صنعتی شعبے کو زراعانت میں اضافہ حیران کن ہے (**شکل 4.2**)۔ جون 2013ء میں حکومت کی اعلان کردہ ''قومی بجلی پالیسی'' کے اہم مقاصد میں ضیاع کی روک تھام اور بلوں کی بہتر وصولی بھی ایک اہم مقصد ہے۔[15] تاہم ضرورت اس بات کی ہے کہ بجلی کے شعبے پر سے مالیاتی بوجھ کم کرنے کی غرض سے یہ مقاصد پورے کرنے کے لیے کوششیں تیز کی جائیں۔ بجلی کے شعبے کو م س13ء میں دی گئی زراعانت کی رقم بشمول گردشی قرضے کی یک بارگی ادائیگی، جی ڈی پی کا 2.9 فیصد تھی۔

12 م س14 کی پہلی ششماہی کے دوران زراعانت اور سودی ادائیگیوں کو منہا کر کے اخراجات جاریہ میں سال بسال 15 فیصد نمو درج کی گئی۔

13 قرض کی واپسی میں اضافے کا سبب زیادہ تر ایم آر ٹی بیز اور سہ ماہی ٹی بلز کی ادائیگیوں میں تیزی سے اضافہ تھا۔ غیر متوقع مالیاتی رساؤ کے باعث حکومت نے م س13ء کی آخری سہ ماہی میں اسٹیٹ بینک کی فنڈنگ پر انحصار بڑھا دیا۔ چنانچہ صرف اسی مدت میں حکومت نے اسٹیٹ بینک سے 530.7 ارب روپے کی بھاری رقم قرض لی اور اس رقم کی سودی ادائیگی م س14ء کی دوسری سہ ماہی میں واجب الادا ہوگئی۔ مزید یہ کہ م س14ء کی پہلی سہ ماہی میں گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں سہ ماہی ٹی بلز پر بھاری انحصار کے باعث ان تمسکات کی واپسی قرض کا بوجھ بھی م س14ء کی دوسری سہ ماہی میں بڑھ گیا۔

14 قومی اسمبلی میں 7 مارچ 2014ء کو ایک سوال پر وزیر پانی و بجلی نے بتایا کہ بجلی کے شعبے کی واجب الادا رقم دسمبر 2013ء کے اختتام پر 246.2 ارب روپے ہے۔ اگر حکومت فیصلہ کر لے کہ صوبوں پر یہ واجب الادا رقم اگر شروع ہی میں منہا کر لی جائے تو یہ واجب الادا رقم آگے چل کر کم ہوسکتی ہے۔

15 ''قومی بجلی پالیسی'' کا مقصد ترسیلی ضیاع م س17ء تک 25 فیصد سے کم کر کے 16 فیصد تک لانا اور بلوں کی وصولی میں 95 فیصد تک بہتری لانا ہے۔

4.4 صوبائی مالیاتی کارگزاری

شکل 4.2: بجلی کی زراعانت کی شعبہ وار تقسیم

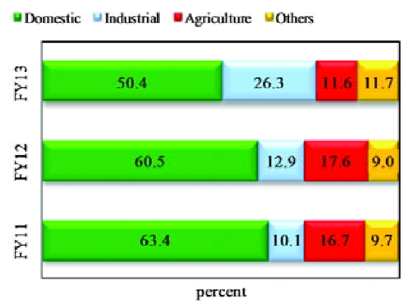

Source: Ministry of Finance

صوبوں کی مجموعی مالی صورتحال تب سے بہتر ہو رہی ہے جب سے انہیں خدمات پر سیلز ٹیکس جمع کرنے کا اختیار سونپا گیا ہے۔ م س 12ء میں سندھ نے یہ ٹیکس جمع کرنے شروع کیے، م س 13ء میں پنجاب نے اور خیبر پختونخوا نے م س 14ء میں شروع کیے۔ خیبر پختونخوا نے اگست 2013ء میں اپنی ریونیو اتھارٹی قائم کرنے کے بعد غیر معمولی کارکردگی دکھاتے ہوئے ٹیکس وصولی دگنی سے بھی زیادہ کر لی۔ اس کے نتیجے میں صوبوں کی مجموعی فاضل رقم م س 12ء کے بعد سے نمایاں طور پر بڑھ گئی ہے۔ م س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران وفاقی منتقلیوں میں اضافے اور ٹیکس وصولیوں میں 23.9 فیصد اضافے کے بعد فاضل صوبائی رقوم گذشتہ سال کے اسی عرصے کی نسبت 15.8 فیصد بڑھ چکی ہیں (**جدول 4.5**، **شکل 4.3 الف** اور 4.3 ب)۔

جدول 4.5: پہلی ششماہی کے دوران صوبوں کی مالیاتی سرگرمیاں

ارب روپے

	پنجاب		سندھ		خیبرپختونخوا		بلوچستان		تمام صوبے	
	م س 13ء	م س 14ء	م س 13ء	م س 14ء	م س 13ء	م س 14ء	م س 13ء	م س 14ء	م س 13ء	م س 14ء
الف۔ مجموعی محاصل	340.4	349.6	213.9	230.7	112.4	132.5	74.2	87.2	740.9	800.1
وفاقی محاصل میں حصہ	278.6	286.5	154.1	179.2	96.4	106.8	63.2	74	592.2	646.5
ٹیکس	36	45	32.3	36	1.9	5.7	0.5	0.9	70.7	87.6
غیر ٹیکس	16.8	14.2	13.6	2	2.2	6.5	1.9	2.7	34.5	25.4
وفاقی قرضے و منتقلیاں	9	3.8	13.9	13.5	11.9	13.5	8.7	9.7	43.5	40.6
ب۔ مجموعی اخراجات	274.1	295.7	168.3	186.7	100.5	99.7	55.7	53.2	598.6	635.4
جاری	218.7	258.4	139.1	149.3	75.4	85.2	43	48.5	476.1	541.4
ترقیاتی	55.3	37.3	29.3	37.4	25.1	14.5	12.7	4.7	122.5	94
مجموعی توازن (الف-ب)	66.4	53.9	45.6	44	11.9	32.8	18.5	34	142.3	164.7

ماخذ: وزارت خزانہ

اس اضافے سے قطع نظر، اخراجات کا پہلو کسی حد تک پریشان کن ہے، کیونکہ ترقیاتی اخراجات میں سال بسال 23.3 فیصد کٹوتی ہوئی ہے۔ رواں مالی سال کے گذرتے دنوں کے ساتھ اور گذشتہ سال کے انتخابات سے متعلق اخراجات کے اثرات زائل ہونے پر یہ صورتِ حال بہتر ہو سکتی ہے۔ دوسری جانب اخراجات جاریہ 13.7 فیصد بڑھ گئے ہیں، بیشتر اضافہ پنجاب میں ہوا جس کے بعد سندھ اور بلوچستان ہیں۔ م س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران گذشتہ سال کے مقابلے میں، انفرادی کارکردگی کے لحاظ سے سندھ کے اخراجات میں بلند ترین نمو ہوئی، جس کے بعد پنجاب ہے۔ ادھر، خیبر پختونخوا حکومت کی جانب سے اخراجات کم و بیش گذشتہ سال ہی کی سطح پر رہے جبکہ بلوچستان میں مجموعی اخراجات 4.5 فیصد کم ہوئے۔

شکل 4.3الف: صوبائی ٹیکس وصولیاں

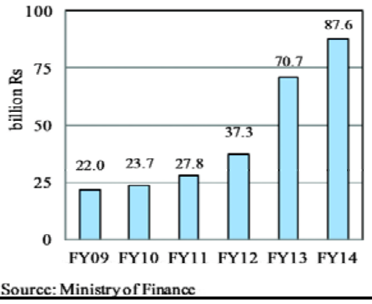

شکل 4.3ب: صوبوں کو وفاقی منتقلیاں، پہلی ششماہی

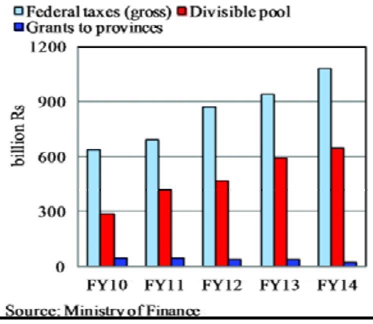

4.5 سرکاری قرضہ

م س14ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان کے سرکاری قرضے میں 996.9 ارب روپے کا بھاری اضافہ ہوا جس سے یہ دسمبر 2013ء کے اختتام پر 155 کھرب روپے ہو گیا، تاہم حالیہ سارا اضافہ پہلی سہ ماہی میں ہوا جبکہ دوسری سہ ماہی میں یہ معمولی سا کم ہوا (**جدول 4.6**)۔[16] رواں مالی سال دوسری سہ ماہی کے دوران ملکی قرضے کا حجم بڑھنے کی رفتار تیزی سے کم ہوئی، اس کے ساتھ ساتھ سرکاری بیرونی قرضے کا حجم بھی کم ہوا۔ ملکی قرضے میں تقریباً تمام اضافہ قلیل مدتی قرضے سے ہوا (**جدول 4.7**)۔[17]

جدول 4.6: پاکستان کے سرکاری قرضے کا خاکہ

ارب روپے

	حجم		بہاؤ	
	جنوری 13ء	دسمبر 13ء	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی
سرکاری قرضہ	14,494.0	15,491.0	1,020.4	-23.5
سرکاری ملکی قرضہ	9,520.9	10,227.6	634.0	72.7
سرکاری بیرونی قرضہ	4,973.1	5,263.3	386.5	-96.2
حکومتی بیرونی قرضہ	4,311.1	4,637.9	361.1	-34.3
آئی ایم ایف کا قرضہ	434.8	379.4	6.5	-61.9
بیرونی واجبات	227.2	246.1	18.9	0.0

ماخذ: بینک دولت پاکستان

جدول 4.7: ملکی قرضہ۔اسٹاک میں تبدیلی

ارب روپے

	پہلی ششماہی	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی
ملکی قرضہ	706.7	634.0	72.7
مستقل قرضہ	-4.5	-3.0	-1.5
قلیل مدتی قرضہ	674.7	611.1	63.6
غیر فنڈ قرضہ	36.3	25.6	10.7
بیرونی کرنسی قرضے	0.2	0.3	0.0

ماخذ: بینک دولت پاکستان

تین ماہی ٹی بلوں پر بڑھتے انحصار نے انتظام قرضہ پیچیدہ بنا دیا

م س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران قلیل مدتی قرضے کا حجم 674.7 ارب روپے بڑھا، اس میں سے بیشتر اضافہ پہلی سہ ماہی میں ہوا جس کی وجہ مرکزی

16 سرکاری قرضہ اختتام ستمبر 2013ء سے اختتام دسمبر 2013ء تک 23.6 ارب روپے کم ہو گیا۔

17 م س14ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی قرضے میں رد و بدل، ملکی ذرائع سے مالیاتی خسارے کی مالکاری کے ساتھ ہم آہنگ نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قرضے کے حجم میں رد و بدل کے لیے حکومت کی خام قرض گیری کو پیش نظر رکھا جاتا ہے جبکہ مالکاری کے اعداد و شمار سرکاری امانتیں منہا کر کے دیکھے جاتے ہیں۔

بینک سے سرکاری قرض گیری تھی (**جدول 4.8**)۔

جدول 4.8: قلیل مدتی قرضہ۔اسٹاک میں تبدیلی (م س 14ء)

ارب روپے

	پہلی ششماہی	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی
قلیل مدتی	674.7	611.1	63.6
ٹی بل (نیلامیاں)	39.7	-138.6	178.3
ٹی بلز (اسٹیٹ بینک)	548.4	749.7	-201.3

ماخذ: بینک دولت پاکستان

شکل 4.4: ٹی بل نیلامیوں کا خاکہ

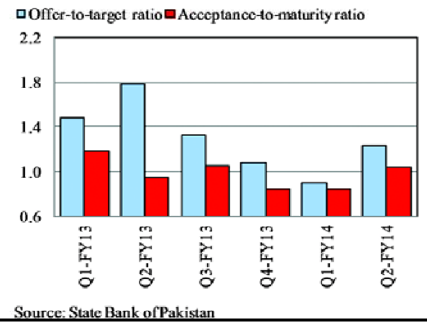

Source: State Bank of Pakistan

بینکوں کو پالیسی ریٹ بڑھنے کی توقع تھی چنانچہ وہ م س 14ء کی پہلی پوری سہ ماہی کے دوران ٹی بلوں میں سرمایہ لگانے سے گریزاں رہے، تاہم دوسری سہ ماہی میں ٹی بلوں میں کمرشل بینکوں کی دلچسپی بحال ہوئی، چنانچہ پیشکش اور ہدف کا باہمی تناسب جو پچھلی سہ ماہی میں 'ایک' سے بھی کم ہو چکا تھا بہتر ہو کر 1.28 پر آ گیا (**شکل 4.4**)۔ مزید برآں، گذشتہ دو سہ ماہیوں میں خالص ادائیگی کے بعد م س 14ء کی دوسری سہ ماہی میں 'عرصیت کو منہا کر کے' (net-of-maturity) 98.2 ارب روپے کی قبولیت عمل میں آئی۔[18] تاہم اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ کے بارے میں مارکیٹ کی بے یقینی کی بنا پر بینکوں نے ششماہی اور بارہ ماہی تمسکات میں سرمایہ لگانے سے گریز کیا اور اصل میں صرف سہ ماہی تمسکات پر توجہ دی۔[19] چنانچہ دسمبر 2013ء کے خاتمے پر ٹی بلوں کے مجموعی حجم میں سہ ماہی بلوں کا تناسب بڑھ کر 67.3 فیصد ہو گیا جو جون 2013ء کے خاتمے پر محض 5.9 فیصد تھا۔

م س 14ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران حکومت کا بنیادی طور پر مقصد ٹی بلوں کا اجرائے ثانی تھا جو قبولیت اور عرصیت کے تناسب 'ایک' سے ظاہر ہے۔[20] اس کے نتیجے میں خسارے کی مالکاری کے لیے مالیاتی حکام کو مرکزی بینک سے قرض گیری پر انحصار کرنا پڑا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حکومت کو دو خلاف ورزیاں کرنی پڑیں: آئی ایم ایف کا مقرر کردہ خالص قرض گیری ہدف پورا نہ ہوا، اور مرکزی بینک سے سہ ماہی قرض گیری 'صفر' رکھنے کی حد پر عمل نہ ہوا۔[21]

پی آئی بیز کے ذریعے رقوم کی بحالی

م س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران پی آئی بیز کے حجم میں 57.9 ارب روپے اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے کے دوران اضافہ 145.1

18 18 نومبر 2013ء کو زری پالیسی بیان کے اعلان کے بعد منعقد ہونے والی تین نیلامیوں میں حکومت نے ہدف سے زیادہ رقم اکٹھا کی۔

19 م س 14ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران ٹی بل نیلامیوں میں پیش کردہ تمام رقم میں سے 98.8 فیصد صرف سہ ماہی بلوں میں تھی۔

20 ٹی بل نیلامیوں کے لیے م س 14ء کی دوسری سہ ماہی میں ہدف تا عرصیت تناسب 0.93 تھا۔

21 فروری اور مارچ 2014ء میں دو طرفہ بیرونی رقوم اور م س 14ء کی دوسری ششماہی میں دیگر بیرونی متوقع رقوم کی آمد سے آئندہ ان اہداف کو پورا کرنا آسان ہوگا۔

شکل 4.5: پی آئی بی نیلامی کا خاکہ

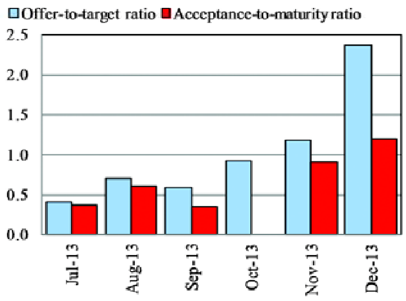

Source: State Bank of Pakistan

شکل 4.6: مجموعی آمد رقوم کا باعث بننے والی آمدنیوں میں اضافہ

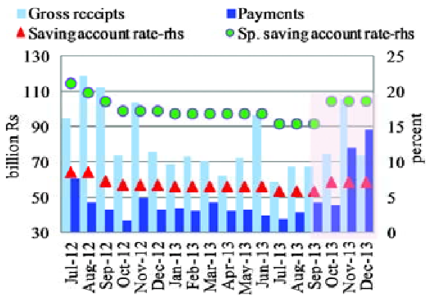

Source: State Bank of Pakistan

ارب روپے ہوا تھا۔ رواں مالی سال پہلی سہ ماہی کے دوران پی آئی بی کا حجم درحقیقت 21.2 ارب روپے گرا تھا تاہم دوسری سہ ماہی کے دوران مارکیٹ کے احساسات تبدیل ہو گئے جس کے سبب پی آئی بیز کا حجم 79.1 ارب روپے بڑھ گیا۔

تفصیلی تجزیے کے مطابق م س14ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران حکومت نے پی آئی بیز کے ذریعے 105.6 ارب روپے جمع کیے جو چار سہ ماہیوں کے بعد جمع کی گئی بلندترین رقم تھی۔ شرح سود بڑھنے کی توقع پر پی آئی بیز کی نیلامیوں میں مارکیٹ کی شرکت پہلی سہ ماہی کے دوران معتدل رہی۔ دوسری سہ ماہی میں پہلی نیلامی شرکا کی جانب سے بلند شرح طلب کرنے کی بنا پر ملتوی کر دی گئی تھی، تاہم 18 نومبر 2013ء کو 50 بیسس پوائنٹس اضافے کے بعد، اگلی دو نیلامیوں میں پیش کردہ اور حاصل شدہ رقوم بہتر ہو گئیں (**شکل 4.5**)۔ تیسری نیلامی میں غیر بینک اداروں نے معقول شرکت کی چنانچہ 'قبولیت اور ہدف کا باہمی تناسب بڑھ کر 1.1 ہو گیا جو کہ م س14ء کی گذشتہ تمام نیلامیوں میں 'ایک' سے بھی نیچے جا چکا تھا۔[22]

شرح منافع بڑھانے سے قومی بچت اسکیموں میں رقوم بڑھیں

پالیسی ریٹ بڑھنے کے بعد قومی بچت اسکیموں پر شرح منافع بھی یکم اکتوبر 2013ء کو بڑھا دی گئی۔ ان اسکیموں میں رقوم جمع کرنے کا رجحان گر رہا تھا تاہم شرح منافع 150 بی پی ایس اضافے سے اس رجحان کی روک تھام میں مدد ملی (**شکل 4.6**)۔[23]

بہرحال، بھاری رقوم نکلوائے جانے (encashment) سے قومی بچت اسکیموں میں رقوم کی آمد پر اثر پڑا اور نتیجتاً رقوم کی خالص آمد کم رہی۔ تفصیل کے مطابق م س14ء کی پہلی ششماہی میں 58.9 ارب روپے کی خالص رقم ان اسکیموں میں جمع ہوئی جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں

22 30 جنوری 2014ء کو منعقدہ نیلامی کا نتیجہ مزید حوصلہ افزا تھا جس میں حکومت نے 199.2 ارب روپے جمع کیے۔

23 مثال کے طور پر سیونگ اکاؤنٹ، اسپیشل سیونگز اکاؤنٹس، اسپیشل سیونگز سرٹیفکیٹس (رجسٹرڈ) اور ریگولر انکم سرٹیفکیٹس پر منافع کی شرحیں اکتوبر 2013ء میں 130 بی پی ایس، 200 بی پی ایس، 180 بی پی ایس، 174 بی پی ایس بڑھا دی گئیں جس سے م س14ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران ان اسکیموں سے آنے والی مجموعی رقم میں گذشتہ سہ ماہی کی نسبت 62.5 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔

254.6 ارب روپے جمع ہوئے تھے۔ اس کا سبب انکم سپورٹ لیوی ہو سکتا ہے جس کا اعلان م س 14ء کے میزانیے میں کیا گیا تھا، اور جس سے رسمی شعبے میں بچت کی رقم رکھنے والوں کی حوصلہ شکنی ہوئی تھی۔[24]

بیرونی سرکاری قرضہ اور واجبات

م س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان کا بیرونی سرکاری قرضہ اور واجبات 370.5 ملین ڈالر کم ہو کر دسمبر 2013ء کے خاتمے پر 49.8 ارب ڈالر رہ گئے۔ تفصیلی جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ پہلی سہ ماہی میں پاکستان کے بیرونی سرکاری قرضے میں اضافے کے بعد دوسری سہ ماہی میں 755.5 ملین ڈالر کی ہو گئی (**جدول 4.9**)۔

4.9: سرکاری بیرونی قرضہ اور واجبات

ارب امریکی ڈالر

	اسٹاک		بہاؤ	
	جنوری 13ء	دسمبر 13ء	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی
سرکاری بیرونی قرضہ	50.2	49.8	0.4	-0.8
سرکاری قرضہ	43.5	43.9	0.6	-0.2
آئی ایم ایف	4.4	3.6	-0.2	-0.6
زری حکام کے واجبات	2.3	2.3	0.0	0.0
یاداشتی اجزا				
قرضوں کی واپسی/ایف ای ای[1]	12	15.6		

1: زرمبادلہ آمدنی، جس میں اشیا، خدمات و آمدنی اور جاری منتقلیاں شامل ہیں۔

ماخذ: بینک دولت پاکستان

شکل 4.7: سرکاری بیرونی قرضے کے اسٹاک میں تبدیلی کے عوامل

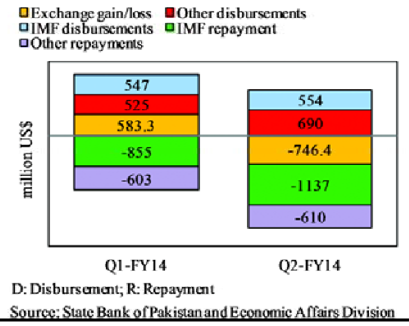

جیسا کہ پہلے ذکر آیا ہے، اس بہتری کا سبب آئی ایم ایف کو بھاری رقوم کی واپسی اور اس عرصے کے دوران شرح مبادلہ کی سازگار صورتِ حال ہے (**شکل 4.7**)۔[25]

جہاں تک قرض واپسی کا معاملہ ہے ملکی زرمبادلہ کی آمدنی اتنی نہیں رہی جتنی بھاری قرضے کی ادائیگی رہی جس کے نتیجے میں 'قرض واپسی اور زرمبادلہ آمدنی' کا تناسب م س 14ء کی پہلی ششماہی میں 15.6 فیصد ہو گیا جو کہ جون 2013ء کے خاتمے پر 11.9 فیصد تھا۔

24 ایس آر او نمبر 904(I)/2013۔ حکومت نے م س 14ء کے بجٹ میں منقولہ اثاثوں پر 0.5 فیصد انکم سپورٹ لیوی عائد کی ہے۔ تاہم قانونی مسائل کی وجہ سے اس لیوی کی وصولی روک دی گئی۔

25 م س 14ء کی پہلی ششماہی میں آئی ایم ایف کو 891 ملین ڈالر کی خالص رقوم ادا کی گئیں جس کا سبب بھاری ادائیگیاں تھیں جن سے اس مدت کے دوران آئی ایم ایف سے 1.1 ارب ڈالر کی آمد کا اثر زائل ہو گیا۔